97896 ـ سیونگ اکاؤنٹ میں شراکت اور کام کرنے کا حکم

سوال

میں اس وقت محکمہ ڈاک میں ملازم ہوں، محکمہ کا کمپیوٹر آپریٹر ہوں، ڈاکخانہ اپنے پاس سیونگ اکاؤنٹ کے کھاتہ داروں کو سالانہ نفع اس اساس پر دیتا ہے کہ اس کے پاس رقم رکھنے والوں کا مال حکومتی نظام کے مطابق بنک میں سرمایہ کاری کے لیے دیا جاتا ہے، اور بنک صرف حکومت کے ساتھ ہی حکومتی منصوبہ جات مکمل کرنے کا لین دین کرتا ہے یا پھر بنکوں اور سرکاری محکموں کو قرض دیتا ہے، اور پھر وہ مال محدد کردہ نفع کے حساب سے واپس ڈاکخانہ میں ہمیں مل جاتا ہے، اور ہم بنک کے مقرر کردہ نفع کے مطابق رقم رکھنے والوں کو فائدہ دیتے ہیں، اور ڈاکخانہ اپنی کمیشن رکھتا ہے.
بہر حال میرا کام یہ ہے کہ کھاتہ داروں کے مال کا حساب و کتاب اور اس کے جمع کرنے نکلوانے کے چیک اور واؤچر کمپیوٹر میں فیڈ کرنا ہے، جس کے مطابق ہم ہر برس جولائی میں کھاتہ داروں کے اکاؤنٹ میں فائدہ جمع کرتے ہیں، اور اس کمپیوٹر کو اپنی دفتری کام میں بھی مثلا کھاتہ داروں کا حساب چیک کرنے میں بھی استعمال کرتے ہیں، تو کیا میں سود کا لین دین لکھنے والوں میں تو شامل نہیں ہوتا، اور کیا ڈاکخانہ کے فوائد حلال ہیں یا حرام ؟
یہ علم میں رہے کہ ہم قرض نہیں دیتے، الحمد للہ سیونگ میں سے ہی ڈاکخانہ کا نوے فیصد خرچ ہوتا ہے، تو کیا میں اپنی ملازمت ترک کردوں یا کہ میں کسی اور قسم اور دفتر میں منتقل ہو جاؤں، یا مجھ پر کوئی حرج نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

دو چیزوں کی بنا پر سیونگ اکاؤنٹ نامی اکاؤنٹ میں رقم رکھنی حرام ہے:

پہلی:

یہ ایسا معاہدہ ہے جس میں راس المال پر فکس تناسب سے نفع دیا جاتا ہے، اور پھر راس المال کے ضائع نہ ہونے کی ضمانت بھی ہوتی ہے.

جو درحقیقت فائدہ پر قرض دینا ہے، اور علماء کرام کا اجماع ہے کہ ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ سود ہے، اور یہاں

قرض دینے والا کھاتہ دار ہے، اور قرض لینے والا اس اکاؤنٹ کو کھولنے والا (یعنی ڈاکخانہ) ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور ہر وہ قرض جس میں زیادہ ہونے کی شرط لگائی جائے وہ بغیر کسی اختلاف کے حرام ہے.

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں: سب علماء اس پر جمع ہیں کہ ادھار دینے والا جب ادھار لینے والے پر یہ شرط رکھے کہ وہ زیادہ دے گا، یا ہدیہ دے گا، اور اس شرط پر رقم ادھار دے تو اس رقم سے زیادہ لینا سود ہے.

اور بیان کیا جاتا ہے کہ: ابی بن کعب، اور ابن عباس، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم نے ہر اس قرض سے منع کیا ہے جو نفع لائے "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (6 / 436).

دوسری:

ڈاکخانہ اس کے پاس رقم جمع کرانے والوں کی رقم سودی بنکوں میں رکھتا اور اس پر فکس اور معلوم تناسب سے نفع لے کر اس کا کچھ حصہ کھاتہ داروں میں تقسیم کرتا ہے، اور یہ ایک اور سودی معاہدہ ہے جو ڈاکخانہ کر رہا ہے.

تو اس طرح پہلی صورت میں ڈاکخانہ خود سود پر قرض لیتا ہے، اور دوسری صورت میں ڈاکخانہ سود پر قرض دیتا ہے، اور ان معاملات کی جانچ پرکھ کرنے والے شخص پر اس کے یقینی حرام ہونے میں کسی بھی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں رہتا، اور بلا شبہ اس میں لکھنے، یا گواہی دینے یا کسی بھی صورت میں اس کی معاونت کرنے کی ملازمت وغیرہ کرنا حرام ہے.

موسوعۃ فتاوی ازھر میں درج ہے:

" شیخ الازہر جناب جاد الحق علی جاد الحق رحمہ اللہ کے سامنے درج ذیل سوال پیش کیا گیا:

بنک یا کمپنیوں کو دی گئی رقم یا اس میں سرمایہ کاری کردہ رقم پر بنک یا کمپنیوں کی جانب سے دیے جانے والے فوائد کے متعلق کیا حکم ہے، آیا یہ سود شمار ہوتا ہے یا نہیں ؟

اس کے جواب میں سود کی حرمت کے بیان میں وارد شدہ دلائل اور نصوص بیان کرنے کے بعد درج ذیل کلام درج ہے:

" قرآن و سنت کی ان اور ان کے علاوہ دوسری نصوص سے سود کی تمام قسموں کی حرمت ثابت ہوتی ہے، چاہے

وہ اصل قرض پر زیادہ رقم لینے کی شکل میں ہو، یا پھر قرض کی تاخیر کے بدلے زیادہ رقم حاصل کی جائے، اور اس کی ادائیگی میں تاخیر ہونے پر، یا پھر معاہدہ میں راس المال کی ضمانت کے ساتھ اس زیادہ فوائد کی شرط رکھی جائے، جب ایسا ہو اور جن فوائد کے متعلق دریافت کیا گیا ہے وہ بنکوں میں رکھی جانے والی رقم کے معاہدہ جات میں ہو، اور ڈاکخانہ اور بنکوں میں سیونگ اکاؤنٹ میں رکھی جانے والی رقم کے معاہدہ جات میں، اور یہ رقم فائدہ پر قرض کے باب میں ہو تو یہ زیادہ سود (ربا الفضل) یا فقھاء کے نام میں زیادہ سود ہے جو کہ دین اسلام میں قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی نصوص، اور مسلمانوں کے اجماع سے حرام ہے.

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے اس کا لین دین کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی وہ اس کا تقاضہ کر سکتا ہے، کیونکہ اس نے اللہ تعالی کے سامنے جواب دینا ہے کہ اس نے مال کہاں سے کمایا، اور کیسے خرچ کیا.

جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

روز قیامت اس وقت تك آدمی کے قدم نہیں ہل سکتے جب تك اس سے اس کی عمر کے متعلق سوال نہ کر لیا جائے کہ اس نے عمر کیسے بسر کر، اور اس کے عمل کے متعلق سوال نہ کر لیا جائے کہ اس نے کیا عمل کیا، اور اس کے مال کے متعلق دریافت نہ کر لیا جائے کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے متعلق دریافت نہ کر لیا جائے کہ اس نے اس کے ساتھ کیا کیا "

واللہ سبحانہ تعالی اعلم.

دوم:

سیونگ اکاؤنٹ کے کھاتہ داروں کا کمپیوٹر میں حساب و کتاب رکھنا اور شامل کرنے کی ملازمت کرنا یہ سود لکھنے میں شامل ہوتا ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، اور سود کھلانے، اور سود لکھنے، اور سود کی گواہی دینے والے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

اس لیے آپ پر اس عمل سے توبہ کرنا اور اس ملازمت کو جتنی جلدی ہو سکے ترک کر کے کسی اور محکمہ میں منتقل ہونا جو سود سے دور ہو لازم اور ضروری ہے، یا پھر آپ یہ کام بالکل ہی ترک کر دیں، تا کہ اس عظیم فتہ اور گناہ میں شامل نہ ہوں.

اور آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ جو شخص بھی کوئی چیز اللہ تعالی کے ترك کرتا ہے اللہ تعالی اس کے بدلے میں اسے اس بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے، اور جو شخص بھی اس کا تقوی اختیا کرتا ہے اللہ تعالی اسے اور بھی زیادہ دیتا ہے، اور اس پر انعام کرتا ہے، اور اسے روزی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر توکل کرتا ہے اللہ تعالی اس کو کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے، اور اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ان اعمال کی توفیق نصب فرمائے جن میں خیر و بھلائی اور ہدایت و کامیابی ہے.

واللہ اعلم .